
134

آیات نمبر 154 تا 160 میں بیان کہ اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام پر کتاب اتاری گئی تھی جس میں ہر چیز کی تفصیل تھی۔ اب یہ قرآن اتارا گیا ہے تاکہ حجت پوری ہو جائے اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہم پر کتاب اتاری جاتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا ان سے اعراض کرنے کی تاکید۔ ہر نیکی کے بدلہ دس نیکیوں کا اجر ملے گا لیکن برائی کی سزا صرف اس کے برابر ہو گی۔

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ پھر ہم نے موسیٰ کو بھی ایک کتاب عطا کی تھی تاکہ بھلائی کی روش اختیار کرنے والوں پر ہماری نعمت پوری ہو جائے اس کتاب میں ہر ضروری بات کی تفصیل موجود تھی اور وہ سراسر ہدایت اور رحمت تھی، تاکہ بنی اسرائیل قیامت کے دن اپنے رب سے ملاقات پر ایمان لے آئیں رکوع [۱۹] وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اور اسی طرح ہم نے یہ ایک بڑی بابرکت کتاب "قرآن" نازل کی ہے، پس تم اس کی پیروی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَ اِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اور یہ کتاب اس لئے بھی نازل کی ہے کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ آسمانی کتاب تو ہم سے پہلے کے دو گروہوں "یہود و نصاریٰ" پر ہی اتاری گئی تھی اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ یا تم یہ کہو کہ اگر ہم پر بھی کوئی آسمانی

کتاب اتاری جاتی تو ہم یقیناً ان "یہود نصاریٰ" سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے فَقَدْ
جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ۚ سو اب تمہارے پاس
تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل اور ہدایت و رحمت آچکی ہے فَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ؕ پھر اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون
ہو سکتا ہے جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور دوسرے لوگوں کو بھی ان سے روکے
سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا
يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ہم عنقریب ایسے لوگوں کو جو دوسروں کو ہماری آیات سے روکتے
ہیں، ان کے اس عمل کی پاداش میں بہت سخت سزا دیں گے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ
اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ کیا یہ لوگ
اسی بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا خود آپ کا پروردگار
آجائے یا آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی ان کے پاس آجائے يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ
اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ
فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ جس روز آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آپہنچے گی تو اس دن
کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا
ہو، یا ایمان تو رکھتا ہو لیکن اپنے اس ایمان کی حالت میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو قُلِ
انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ فرما دیجئے کہ تم بھی
انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں فرشتوں کے آنے سے انسان کی موت مراد ہے، رب کے آنے

سے قیامت مراد ہے جب سب اللہ کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور بڑی نشانی سے قیامت کی نشانیاں مراد ہیں جیسے سورج کا مغرب سے نکلنا۔ ان تمام صورتوں میں نہ توبہ قبول ہو گی نہ ایمان لانا نفع دے گا کیونکہ انسان کو امتحان کے لئے دیا گیا وقت ختم ہو چکا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کے حصے بخرے کر ڈالے اور وہ مختلف فرقوں میں بٹ گئے، آپ کو ان سے کچھ سروکار نہیں اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ ان کا معاملہ صرف اللہ کے سپرد ہے، پھر وہی ان کو بتائے گا جو کچھ دنیا میں وہ کرتے رہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ جو شخص کوئی نیکی لے کر حاضر ہو گا تو اس کو اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ملے گا وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ اور جو شخص برائی لے کر پیش ہو گا تو اس کو فقط اس برائی کے برابر سزا دی جائے گی اور کسی کے ساتھ ظلم نہیں کیا جائے گا۔